سوال

اہل تصوف کی عبادات میں بکثرت بدعات ہوتی ہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل صوفیہ کے سلسلے بکثرت پائے جاتے ہیں' مثلاً نقشبندیہ اورقادریہ' ہمارے ہاں مراکش میں جیلانیہ' تجانیہ' ترقاویہ' وازانیہ' دلائیہ' ناصریہ' علویہ' کتانیہ اوردیگر بہت سے ناموں سے سلسلے موجودہیں۔ میں نے ان کے اورادووظائف دیکھے توباہم ملتے جلتے ہیں۔ سب کے ہاں صبح کے اوراد میں سوبار استغفا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صوفیانہ سلسلہ کے مشائخ پر زہداور عبادت کا رنگ غالب ہے۔ لیکن ان کی عبادتوں میں بکثرت بدعتیں اور خرافات موجودہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کے منفرد نام کا ذکر کرنا مثلاً (اللہ۔ حی۔ قیوم) یا ضمیر غائب کے ساتھ اس کا ذکر کرنا۔ ھو۔ ھو۔ ھو...) یا ایسے نام سے ذکر کرنا جسے اللہ تعالیٰ نے اپنا نام بیان نہیں فر

اللہ والسمع والطاعة وان کان عبدا حبشیا، وانہ من یعش منکم فیسری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین عضوا علیھا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الأمور فان کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة)

ن کرتا ہوں اور (حکم) سن کر تعمیل کرنے کی (وصیت کرتا ہوں) اگرچہ ایک خلافائے راشدین کی سنت پر قائم رہنا۔ اسے داڑھوں سے (خوب مضبوطی سے) پکڑنا اور نئے نکالے جانے والے کاموں سے بچنا۔ کیونکہ ہر نیا نکالا جانے والا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

اس حدیث کوامام ابوداؤداورامام ترمذی نے روایت کیا ہے اورامام ترمذی نے اسے ''حسن صحیح'' قراردیا ہے۔ اسی طرح سوال میں استغفاراوردرود شریف کے ورد کے متعلق جو سوال کیا گیا ہے' اس کا بھی یہی جواب ہے۔ وہ اگرچہ بامعنی کلام ہے اوروہ بنیادی طور پر کارثواب اور شرعی عبادت ہے۔ لیکر

ن أحدث فی أمرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد)

نے ہمارے اس دین میں اسی چیزایجاد کی جو اس میں نہیں تھی تووہ ناقابل قبول ہے۔''

اس حدیث کوبخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔ صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ لفظ ہیں:

مل عملا لیس علیہ أمرنا فھو رد)

نے کوئی ایسا کام کیا جوہمارے طریقے کے مطابق نہیں ہے وہ ناقابل قبول ہے۔''

ں جو شخص اس مقرر تعداد سے یا اس مقرروقت پر ان الفاظ کے ساتھ ذکر کرے جو صحیح احادیث میں مذکورہیں تو یہ بہت اچھی بات ہے۔ مثلاًیہ ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر فی یوم مائة مرة کانت لہ عدل عشر رقاب وکتبت لہ مائة حسنة ومحیت عنہ مائة سیئة وکانت لہ حرزا من الشیطان یومہ ذلک حتی یمسی، ولم یأت أحد بأفضل مما جاء بہ الا رجل عمل أکثر منہ)

دن میں سوبار کہے: لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شی قدیر اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اوراس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اوراس کے سوگناہ معاف ہوجائیں گے اوروہ اس دن شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اورکسی کا عمل اس سے افضل نہیں ہوگا مگر جس نے

اس حدیث اکوامام بخارمسلم نے روایت کیا ہے۔ اسی طرح یہ بھی ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قال سبحان اللہ وبحمدہ فی یوم مائة مرة حطت عنہ خطایاہ وان کانت مثل زبد البحر)

یک دن میں سومرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہا' اس کے گناہ معاف ہوجائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔''

یث کوامام بخاری اورامام مسلم نے روایات کیا ہے۔ اس طرح کے دیگر اذکار جن کے وقت اور تعداد کا تعین احادیث سے ثابت ہوجائے' ان کے وقت اور تعداد کا خیال رکھنا مشروع ہے بشرطیکہ اس کی کیفیت میںکسی قسم کی بدعت شامل نہ ہوجائے۔ ورنہ وہ ذکر مذموم بدعت میں شمار ہوگا جس طرح یہ جواب

کبھی کبھار بدعت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ اس میں فوت شدہ یا دور دراز جگہ پر موجود بزرگوں سے مدد طلب کی جاتی ہے اور مشکلات کے حل کی درخواست کی جاتی ہے' اس طرح شرک اکبر کا ارتکاب ہوجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

1ج

محدث فتویٰ